بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 ؍جولائی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی بدری صحابہ کا ذکر ہوگا پہلے صحابی ہیں حضرت عامر بن سلمی۔ ان کا تعلق قبیلہ بلیّ سے تھا۔ اسی نسبت سے انہیں عامر بن سلمۃ بلوی بھی کہا جاتا ہے حضرت عامر انصار کے حلیف تھے۔ حضرت عامر بن سلمۃ کو غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دوسرے صحابی کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سراقہ۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تھا جو حضرت عمر بن خطاب کا قبیلہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن سراقہ کا پانچویں پشت پر ریحا نامی شخص پر جاکر حضرت عمر سے اور دسویں پشت پر کعب نامی شخص پر جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شجرۂ نسب اکٹھا ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سراقہ نے اپنے بھائی عمرو کے ہمراہ مکہ سے مدینہ ہجرت کی اور حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عبداللہ بن سراقہ نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں 35 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن سراقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِالْمَاءِ کہ سحری کیا کرو خواہ پانی ہی کیوں نہ ہو یعنی سحری کرنا لازمی قرار دیا۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مالک بن ابوخولی۔ حضرت مالک بن ابوخولی کا تعلق قبیلہ بنو عجل سے تھا۔ حضرت خولی اپنے دو بھائیوں حضرت ہلال اور حضرت عبداللہ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں حضرت مالک بن ابوخولی کی وفات ہوئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت واقد بن عبداللہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بنوتمیم سے تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت واقد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا دار ارقم کے بارے میں مختصر طور پر بیان کر دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خیال پیدا ہوا کہ مکہ میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جائے جہاں مسلمان جمع ہوں، نماز وغیرہ کے لئے آئیں اور بے روک ٹوک اطمینان سے اپنے تربیتی امور کے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں۔ نیز اسلام کی تبلیغ بھی کی جاسکے تو اس غرض کے لئے ایک مکان کی ضرورت تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نومسلم ارقم بن ابی ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہ صفا کے دامن میں تھا اس کے بعد مسلمان یہیں جمع ہوتے تھے یہیں نمازیں پڑھتے تھے اور وہ لوگ جنہیں حق کی تلاش تھی جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو آپ ان کو یہیں اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت حاصل کر گیا اور دار الاسلام کے نام سے بھی مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً تین سال تک دارِارقم میں کام کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ دارِارقم میں اسلام لانے والوں میں آخری شخص حضرت عمر تھے جن کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور وہ دارِارقم سے نکل کر کھلے طور پر تبلیغ کرنے لگ گئے۔ حضرت واقد نے حضرت عمرؓ کے ساتھ مکّہ سے مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ پہنچ کر

آپ نے حضرت رفاع بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ حضرت واقد نے حضرت عمر کی خلافت کے آغاز میں وفات پائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نصر بن حارث۔ آپؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنوعبد بن رزاق میں سے تھے۔ ان کے والد کا نام حارث بن عبد اور والدہ کا نام سودۃ بنت سواد تھا۔ حضرت نصر بن حارث کے والد حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت نصر جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ 14 ہجری میں حضرت عمر کے دور خلافت میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان قادسیہ کے مقام پر ایک فیصلہ کن جنگ لڑی گئی تھی جس کے نتیجہ میں ایرانی سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مالک بن عمرو۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو سلیم کے خاندان بنو حجر سے تھا۔ ان کے والد کا نام عمرو بن سمید تھا حضرت مالک اپنے دو بھائیوں حضرت سقف بن عمرو اور حضرت مدلج بن عمرو کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نعمان بن عصر۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بلیؔ سے تھا۔ حضرت نعمان بن عصر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور اسی طرح باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ان کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عویم بن ساعدۃ۔ حضرت عویم بن ساعدۃ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک ہوئے۔ سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل مدینہ کے انصار کا ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا، ان میں حضرت عویم بن ساعدہ بھی شامل تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عویم بن ساعدۃ اللہ کے بندوں میں سے کیا ہی اچھا بندہ ہے اور وہ اہل جنگ میں سے ہے۔ ایک روایت کے مطابق جب یہ آیت نازل ہوئی کہ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عویم بن ساعدۃ جو کیا ہی اچھا بندہ ہے وہ بھی ان لوگوں میں سے ہے۔

حضرت عویم بن ساعدۃ غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ عاصم بن سوید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عویم بن ساعدۃ کی بیٹی عبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب جب حضرت عویم بن ساعدہ کی قبر پر کھڑے تھے تو انہوں نے فرمایا دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس صاحب قبر سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو بھی جھنڈا گاڑا گیا عویم اس کے سائے تلے ہوتے تھے۔ جنگ اُحد میں حارث بن سوید نے حضرت مجزر بن زیاد کو شہید کر دیا تھا۔ حضرت مجزر بن زیاد نے زمانہ جاہلیت میں حارث کے والد سوید کو قتل کر دیا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حارث اور مجزر دونوں مسلمان ہو گئے لیکن حارث ہمیشہ مجزر کو قتل کرنے کی تلاش میں رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے جنگ اُحد میں موقع پا کر انہیں شہید کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت عویم بن ساعدہ کو ارشاد فرمایا کہ حارث کو قتل کر دیا جائے۔

حضرت عویم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نعمان بن سنان۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نعمان سے تھا۔ حضرت نعمان بن سنان کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عنترۃ مولیٰ سلیم۔ حضرت عنترۃ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ غزوہ احد کے روز شہید ہوئے جبکہ ایک قول کے مطابق حضرت عنترۃ کی وفات جنگ صفین میں حضرت علی کے دور خلافت میں 37 ہجری میں ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نعمان بن عبد عمرو۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو دینار بن نجار سے تھا۔ حضرت نعمان بن عبد عمر غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ حضرت نعمان بن عبد عمرو کو غزوہ احد میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ حضرت نعمان اور حضرت ضحاک کا ایک تیسرا بھائی بھی تھا جن کا نام قطبہ تھا انہیں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ واقعہ بئر معونہ میں حضرت قطبہ کی شہادت ہوئی تھی۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند بھائی اور باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہ سب شہید ہو گئے تھے۔ جب ان کی تعزیت اس عورت سے کی گئی تو اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو لوگوں نے کہا کہ اے ام فلاں آپ ٹھیک ہیں اور الحمد للہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ تو پسند کرتی ہیں تو اس عورت نے جواب دیا کہ مجھے دکھاؤ میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ تو پھر اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے دکھایا گیا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگی کہ ہر مصیبت آپ کے بعد معمولی ہے۔

ایک روایت میں اس عورت کے بیٹے کے شہید ہونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس عورت کا نام سمیرہ بنت قیس تھا اور حضرت نعمان بن عبد عمرو آپ کے بیٹے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مثال میں بھی یہاں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں جو اس قابل ہے کہ ہر مجلس میں سنائی جائے اور اس کی یاد کو تازہ رکھا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی شاندار مثال ہے کہ دنیا کی تاریخ اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتی اور بتاؤ اگر ایسے لوگوں کے متعلق یہ نہ فرمایا جاتا کہ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ تو دنیا میں اور کون سی قوم تھی جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جاتے؟ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اس نے میرے محبوب کے لئے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے دلوں میں ایسا عشق پیدا کر دیا تھا کہ انہیں آپ کے مقابلے میں کسی اور چیز کی پرواہ ہی نہ تھی مگر یہ عشق صرف اس وجہ سے تھا کہ آپ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عشق تھا تو اس وجہ سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عاشق تھے اور چونکہ خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا تھا اس لئے آپ کے صحابہ آپ سے پیار کرتے تھے۔ پھر اس عورت کا واقعہ بھی بیان فرمایا آپ نے۔ پھر یہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ محبت تھی جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے اور یہی توحید تھی جس نے ان کو دنیا میں ہر جگہ غالب کر دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں وہ نہ ماں باپ کی پرواہ کرتے تھے اور نہ بہن بھائیوں کی اور نہ بیویوں کی اور خاوندوں کی۔ ان کے سامنے ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے رضی اللہ عنہم فرما دیا۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ بعد میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ رہی اور اب اگر ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو محض دماغی ہے دماغ میں ضرور ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں توحید کے قائل ہیں دل میں نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اگر ان کے سامنے کیا جائے تو ان کے دلوں میں محبت کی تاریں ہلنے لگتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ذکر پر بھی تاریں ہلتی ہیں۔ شیعہ سنی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد کے ذکر پر جوش میں آجاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مسلمانوں کے دلوں کی تاریں نہیں ہلتی

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نعمت ہمیں خدا تعالیٰ ہی نے دی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے نام سے بھی ایک ایسا ہیجان ہمارے دلوں میں پیدا ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی ترقی اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہی حاصل ہوگی۔ توحید پر قائم رہنے سے ہی حاصل ہوگی۔ پس یہ ہے بنیادی اصول جسے ہمیں ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر اللہ اور رسول کی حقیقی محبت اور اس کا صحیح ادراک پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا اور ان کا نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر ہے مکرم مودود احمد خانصاحب امیر جماعت کراچی کا جو مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کے بیٹے تھے 14 / جولائی کو 78 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ 12 / اپریل 1941ء میں قادیان میں مکرم مسعود احمد خان صاحب اور صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پوتے تھے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے نواسے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ انہوں نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی سادہ طبیعت خوش اخلاق ہمدرد منکسر المزاج اور شفقت کرنے والے تھے۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے اور میری بہن کو اور دوسرے بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ ہفتہ میں ایک بار تم نے ضرور خلیفہ وقت کو خط لکھنا ہے اور اس تعلق کو بڑھانا ہے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ چندوں کے بڑے پابند تھے۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ابا نے اللہ تعالیٰ پر یقین اور خلافت سے اخلاص اور خلیفہ وقت کی فرمانبرداری کی بہت بڑی مثال پیش کی اور اس پر قائم رہنے کی ہمیں تلقین کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جب میں ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا اس وقت بھی بڑی عاجزی سے انہوں نے نظام کا احترام کرتے ہوئے مجھ سے ہر طرح سے انہوں نے وفا اور عزت کا سلوک کیا اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا کا ہے جو 9 / جولائی کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ انتہائی ملنسار ہر دلعزیز ہنس مکھ معاملہ فہم صائب الرائے اور نیک مخلص باوفا انسان تھے۔ صحت کی خرابی کے باوجود اپنے مفوضہ فرائض آخر وقت تک بڑی ہمت سے ادا کرتے رہے۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا اللہ کے فضل سے موصی تھے اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 19th - July - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB